© rasailojaraid.com

from the first the whole weight of the Panjab Government in its favour; but he was one of a few who laboured much and long in the cause, and who lived to see those labours ultimately successful. He was the first Registrar of the University, he was the first Principal of the Oriental College; and on account of his great services to the University, he was the first to be admitted, honoris causa, to the degree of Doctor of Oriental Learning. Dr. Leitner has now gone from us beyond recall; but he will long live in the memories of those for whom he laboured, and longer still in the memorial records of this University.''

پروفیسر سائم نے انگریزی ضابطہ پسندی اور اکابر پرستی کی بنا پر جامعہ کی تاسیس کا سہرا ڈاکٹر لائٹنر کی بجائے سر ڈونلڈ میکلوڈ کے سر باندھنے کی کوشش کی ہے، جو واقعاتی لحاظ سے درست نہیں ۔ سر ڈونلڈ میکلوڈ اُس زمانے میں گورنر پنجاب تھے ۔ اس لیے ظاہر ہے کہ جامعہ کا منصوبہ اُنہی کے توسط سے حکومت ہند تک پہنچنا تھا۔ میکلوڈ کی ہمدردیاں بھی یونیورسٹی تحریک کو حاصل ہوگئی تھیں اور انھوں نے اس سلسلے میں واقعی بڑا کام کیا ۔ مگر یونیورسٹی کے لیے پہلی آواز ڈاکٹر لائٹنر نے بلند کی اور اس تحریک کی منصوبہ بندی اور جد و جہد اُنہی کی ذات میں مرتکز تھی ۔ سر ڈونلڈ میکلوڈ کی طرف سے ۱۰ جون ۱۸۶۵ء کے مراسلے میں یونیورسٹی کا کوئی ذکر نہیں تھا جب کہ لائٹنر کی تقریر میں یونیورسٹی کا تصویر موجود تھا ۔ ۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء کو پنجاب یونیورسٹی کالج کی سینیٹ کے افتتاحی اجلاس میں خود سر ڈونلڈ میکلوڈ نے اپنی تقریر میں اعتراف کیا تھا کہ ڈاکٹر لائٹنر صاحب کی صلاح سے انجمن نے میری ہدایت کو بہت وسعت دی — اور اوریئنٹل یونیورسٹی کی تجویز پیش کی۔ پھر سر میکلوڈ یونیورسٹی کالج کے قیام کے بعد یہاں سے چلے گئے تھے اور مکمل یونیورسٹی کی جدوجہد اس کے بعد بھی جاری رہی ۔ اس لیے ڈاکٹر لائٹنر کو جامعہ پنجاب کا موسس قرار دینا ہر لحاظ سے درست ہے ۔

اور آج سو سال بعد جامعہ پنجاب اپنے اس محسن کی خدمات کا تہہ دل سے اعتراف کرتی ہے !

© rasailojaraid.com